بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عمرِ رفتہ

از قلم:

حضرت علامہ الحاج مُفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر: تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔

فون: +92-41-2602292

www.tablighulislam.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم؛ الحمدللہ الذی جعلنا مسلمین وجعلنا من امۃ حبیبہ ونبیہ ورسولہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ الہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

امابعد! فقیر اپنی زندگی کے کچھ احوال قلمبند کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد واحباب کو ہمیشہ دارین کی کامیابیاں عطا کرے۔ وھو حسبنا ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم

فقیر کی پیدائش: ۱۵ شعبان المعظم شب برات ۱۳۴۴ھ

بمطابق یکم مارچ ۱۹۲۶ء بروز پیر

قوم۔۔۔۔بھٹی راجپوت

سکونت۔۔۔۔کوٹ پھلے شاہ

تھانہ پاہڑیانوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات، صوبہ پنجاب

نسب نامہ: ابو سعید محمد امین غفرلہ

بن

حضرت الحاج حکیم غلام محمد مرحوم ومغفور

بن

میاں غلام محی الدین مرحوم

بن

میاں غلام حسین مرحوم

بن

میاں پیر محمد مرحوم

بن

میاں پیر بخش مرحوم

یہ نسب نامہ والد ماجد مرحوم کی بیاض سے نقل کیا گیا ہے اور اس سے اوپر کا کچھ علم نہیں ہو سکا۔

وجہ قلب مکانی

قبلہ والد ماجد مرحوم ومغفور کی آبائی زمین کافی تھی لیکن شریکہ برادری میں تقسیم ہوتی ہوتی قبلہ والد صاحب مرحوم کے حصہ میں سات بیگھہ آئی۔

پھر ۱۹۱۴ء میں قحط سالی ہوگئی بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے زمین اپنا مالیا نہ (لگان) نہ دے سکتی تھی اور وہ انگریز کا دور تھا پھر لگان ادا نہ کر سکنے کہ وجہ سے پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی تو قبلہ والد صاحب مرحوم ومغفور لاہور آ گئے اور لاہور آنے کے بعد معلوم ہوا کہ ریاست نواب قزلباش جس کو علاقہ نواب صاحب کہا جاتا ہے وہاں ٹھیکہ پر زمین فی کس آٹھ ایکڑ مل جاتی ہے تو والد صاحب مرحوم علاقہ نواب صاحب (علی رضا آباد) جو کہ نواب کا دارالخلافہ تھا اس کے مغربی جانب ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں جس کا نام نوازش آباد ہے وہاں پہنچے اور احباب کی وساطت سے والد صاحب مرحوم کو ایک جوگ یعنی

آٹھ ایکڑ زمین ٹھیکہ پر مل گئی۔ قبلہ والد صاحب مرحوم نے اسی گاؤں نواز ش آباد میں سکونت اختیار کر لی۔ کھیتی باڑی بھی کرتے اور طبابت بھی کرتے کیونکہ آپ حکیم بھی تھے۔ پھر اہلیان نوازش آباد نے مسجد کی امامت بھی قبلہ والد صاحب مرحوم کے سپرد کر دی۔

والد صاحب مرحوم ومغفور کی اولاد امجاد

ہم چھ بھائی تھے سب سے بڑے الحاج ڈاکٹر محمد شریف مرحوم
ان کی پیدائش ۱۹۱۴ء میں اور وفات ۱۹۹۰ء میں ہوئی۔

دوم الحاج مولانا محمد حنیف صاحب مرحوم
ان کی پیدائش ۱۹۱۷ء میں اور وفات ۱۹۹۵ء میں ہوئی۔

تیسرے محمد لطیف صاحب ان کا سن پیدائش یاد نہیں رہا۔ اور وہ شیر خوارگی میں ہی فوت ہو گئے۔ اور ان کو مہدی پور کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

چوتھے برادر محترم الحاج محمد منشاء صاحب زید شرفہٗ جن کی

وفات ۲۰۱۵ء میں ہوئی ان کی پیدائش ۱۹۲۳ء میں ہوئی۔

پانچویں نمبر پر فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ اور فقیر کی پیدائش ۱۹۲۶ میں ہوئی۔

چھٹے نمبر پر برادرم محمد رفیق صاحب جن کی سن پیدائش کا علم نہیں وہ بھی شیرخوارگی میں ہی فوت ہوگئے۔اوران کی تدفین موضع مہدی پوراورنوازش آباد کے درمیان ایک قبرستان تھااس میں ہوئی۔

فقیر کی تعلیم

فقیر کووالدہ ماجدہ مرحومہ نوراللہ مرقدھا نے گود میں ہی قرآن مجید پڑھادیا ازاں بعدعلی رضا آباد کے پرائمری سکول میں فقیر ابوسعیدغفرلہٗ کواور برادرمکرم الحاج محمد منشاء صاحب کوتعلیم کے لئے ۱۹۳۱ء میں داخل کرادیا گیا۔وہاں ہم دونوں بھائیوں نے پرائمری کی تعلیم حاصل کی۔مجھے ۱۹۳۱ء کا کچھ یادنہیں۔ہاں البتہ ۱۹۳۲ء یاد ہے کہ ہم علی رضا آباد کے سکول میں پڑھتے تھے اور ۱۹۳۵ء میں

پرائمری پاس کرکے فارغ ہوئے۔

فقیر ابو سعید غفرلہٗ نے سکول کی پرائمری تعلیم پاس کرنے کے بعد زمیندارہ، سارے کام کیے۔ ہل چلائے، گندم کی کٹائی، گندم کی گہائی، چھونے کی بیائی، چھونے کی کٹائی بھی کی۔

نیز کھیت کے کسّی کے ساتھ کنارے درست کرنا، مویشی بھینس کھیتوں میں چرانا وغیرہ سارے کام کیے۔

پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے ایسا موڑ موڑا کہ دین کی طرف مائل کر دیا۔ دینی کورس کر لینے کے بعد دینی کتابوں کی تدریس، فتویٰ نویسی۔ زاں بعد کتابوں کی تصنیف جو کہ آج تک جاری ہے جن کی تعداد 135 تک ہوگئی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔

اور اس پر جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ عوام الناس تو اس کو کچھ حیثیت نہیں دیں گے۔ فقیر یہاں مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ کا شعر پیش کر رہا ہے۔

رضينا قسمة الجبار فينا	لنا علم وللجهال مال
لان المال يفنى عنقريب	وان العلم باق لا يزال

والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ رحمۃ للعالمین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین .

زاں بعد علی رضا آباد میں نواب قزلباش نے لیڈی ہسپتال بنایا اور جس لیڈی ڈاکٹر کو وہاں مقرر کیا اس کا خاوند مولوی محمد عظیم جو کہ مولوی احمد علی لاہوری دیو بندی کا شاگرد نیز مرید اور خلیفہ بھی تھا۔ اور وہ اس وقت رینالہ خورد میں ہیڈ ماسٹر متعین تھا اور اس کے ریٹائرمنٹ کا وقت قریب آیا اور اسے کافی چھٹیاں ملیں تو وہ چھٹیاں گزارنے کے لئے اپنی اہلیہ لیڈی ڈاکٹر کے ہاں علی رضا آباد ہی رہائش پذیر ہو گیا۔

ادھر پرائمری پاس کر لینے کے کچھ عرصہ بعد مجھے شوق دامنگیر ہوا کہ میں مولوی محمد عظیم کے ہاں دینی تعلیم حاصل کروں اور میں نے اپنے بڑے بھائی مولانا الحاج محمد حنیف سے کہا مجھے مولوی محمد عظیم کے ہاں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بٹھا دو وہ مجھے لے کر علی رضا آباد گئے اور مولوی محمد عظیم سے کہا یہ میرا چھوٹا بھائی ہے آپ کے ہاں علم دین حاصل کرنا چاہتا ہے تو مولوی صاحب نے جواباً کہا یہ آ جایا

کرے میں اسے پڑھا دیا کروں گا۔اور میں چند دن اس کے ہاں جا کر پڑھتا رہا پھر پتہ چلا کہ شرقپور شریف میں ایک دینی مدرسہ بنام جامعہ میاں صاحب قائم ہوا ہے تو میں نے اپنے بڑے بھائی مولانا الحاج محمد حنیف مرحوم سے کہا مجھے شرقپور شریف لے جا کر جامعہ میاں صاحب میں داخل کرا دو ۔وہ مجھے ساتھ لے گئے اور جامعہ میاں صاحب میں داخل کرا دیا۔اور پھر چھٹیوں کے ایام میں گھر آیا تو مجھے خیال آیا کہ میں اپنے پہلے استاد سے ملاقات کروں ۔لہٰذا میں ان کے ہاں حاضر ہوا تو انہوں نے یعنی مولوی محمد عظیم نے پوچھا ارے تو کہاں چلا گیا تھا میں نے جواباً کہا میں نے شرقپور شریف جامعہ میاں صاحب میں داخلہ لے لیا ہے۔وہ بولے ارے تو نے مجھے بتایا ہوتا تو میں تجھے دارالعلوم دیو بند میں داخل کراتا وہاں وظیفہ بھی ملتا اور پڑھائی بھی بہت اچھی ہے۔

میں ابھی بچہ ہی تھا لیکن یہ بات سن کر میں اُٹھ کر آ گیا اور پھر کبھی اس کا منہ تک نہ دیکھا۔

﴿نوٹ﴾ یہ مجھ پر میرے رحیم وکریم اللہ رب العالمین
جل جلالہٗ کا خاص کرم ہوا ورنہ اگر میں اس کی باتوں کے جھانسے میں
آجاتا تو ایمان ضائع کر بیٹھتا۔اور پھر میں بھی آج منبر پر بیٹھ کر
سامنے قرآن مجید رکھ کر لوگوں کو کہتا کہ نبیوں ،ولیوں کو کوئی اختیار نہیں
نبی ،ولی کچھ نہیں کر سکتے ۔اور بتوں اور کافروں والی آیات مبارکہ
پڑھ پڑھ کر خود بھی بدترین مخلوق بنتا اور لوگوں کو بھی دوزخی بناتا کیونکہ
سیدنا ابن عمر صحابی رضی اللہ عنہ کا فرمان ذیشان ہے جولوگ کافروں
کے حق میں نازل شدہ آیات مبارکہ کو ایمان والوں (نبیوں ،
ولیوں)پر چسپاں کرتے ہیں وہ ساری خدائی سے بدتر ہیں۔
(صحیح بخاری)

الحمدللہ رب العالمین مجھ فقیر حقیر پر اللہ تعالیٰ کا ایسا کرم ہوا کہ
شرقپور شریف پہنچا کر اپنے پیارے نبیوں ولیوں کے دامن کے ساتھ
وابستہ کردیا۔اور جو ان کے دامن کرم سے ساتھ لگ گیا وہ تر گیا وہ
جنت کی بہاریں دیکھے گا۔جیسے کہ حدیث پاک میں ہے المرء مع

مـــن احـــب . یعنی بندہ اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی محبت ہوگی۔ والـحـمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علـے حبیبــہ ونبیــہ ورسـولــہ سیـد العالمین وعلـے الـہ واصحابہ اجمعین .

کرم پر کرم

مجھ فقیر حقیر پر ہر آن اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کے انعامات اور رحمتیں برستی ہیں اور یہ اتنے انعامات ہیں کہ میں گن نہیں سکتا۔

ان انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مجھے بچپن سے ہی درود شریف پڑھنے کا شوق دامنگیر رہا۔

چند واقعات

واقعہ ۱

جب فقیر پرائمری کر کے فارغ ہوا تو جمعہ اسی علی رضا آباد کی اہلسنت کی مسجد میں ہم تینوں بھائی ادا کرتے ۔ پھر اس مسجد کے

خطیب صاحب کے وصال کے بعد ایک اور عالم دین بطور خطیب لائے گئے ایک دن بعد از نماز جمعہ وہ خطیب صاحب اور میرے دونوں بڑے بھائی آمنے سامنے بیٹھے گفتگو میں محو تھے اور میں چونکہ چھوٹا تھا میں ذرا ان سے پیچھے ہٹ کر بیٹھا تھا اور جب ہم اُٹھ کر تینوں بھائی اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں بڑے بھائی نے مجھ سے پوچھا کہ جب ہم بیٹھے تھے تو تو کیا پڑھ رہا تھا کیونکہ ہم دیکھ رہے تھے کہ تیرے ہونٹ کچھ پڑھ رہے تھے میں نے کہا میں درود شریف پڑھ رہا تھا۔ والحمد للہ رب العالمین

واقعہ ۲

درود شریف اور ماں کی دعاء کی برکت

میں نے جب شرقپور شریف کے جامعہ میاں صاحب میں داخلہ لیا اور دیکھا کہ پڑھائی بڑی زور شور سے ہو رہی ہے ہمارے استاد محترم حضرت علامہ غلام رسول صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو

پڑھانے کا بہت ہی زیادہ شوق تھا۔

اور میری پہلی بیعت حضرت خواجہ محمد مقبول رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ لِلّٰہ شریف والوں کے دست مبارک پر تھی اور مجھے حکم تھا کہ فلاں درود شریف روزانہ اتنی تسبیح پڑھا کرو۔ اور جب تعلیم کا زیادہ ہی بوجھ دیکھا تو میں نے اپنے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ لکھ دیا کہ علم دین حاصل کرنا یہ بھی دین کا ہی کام ہے۔ لہٰذا اگر درود شریف والی ڈیوٹی کچھ عرصہ کیلئے موخر ہوجائے تو میرے لئے بڑی سہولت ہوجائے گی۔ لیکن جواب آیا کہ درود شریف چھوڑنا نہیں اللہ تعالیٰ اسی درود شریف کی برکت سے علم بھی عطا فرمائیگا۔

اور پھر الحمدللہ رب العالمین کہ درس نظامی کا آٹھ سالہ کورس صرف تین سال ۴۶، ۴۷، ۴۸ء میں مکمل ہوگیا۔

اور نحومیر سے شرح جامی تک علم نحو

اور منیۃ المصلی سے ہدایہ تک علم فقہ

اور مختصر المعانی سے مطول تک علم معانی

اور جلالین وتفسیر بیضاوی علم تفسیر اور دیگر علوم سمیت صرف تین سال میں تکمیل حاصل ہوئی۔ اور پھر درود شریف کی اور ماں کی دعاؤں کی برکت کہ مندرجہ بالا علوم کی کتابوں کی تدریس یعنی اسباق پڑھانا یہ بھی احسن طریقے سے ہوئی۔

واقعہ ۳

(۱) سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ و نور اللہ مرقدہ الشریف کے وصال شریف کے بعد حضرت صاحبزادہ فضل رسول صاحب راولپنڈی سے دو استاد نئے لے آئے۔ اور وہ استاد کسی دوسرے استاد کو خاطر میں نہ لاتے۔ اور پھر جب نیا سال شروع ہوا اور اسباق تقسیم ہوئے تو ان دونوں میں سے ایک کے اسباق میں فقہ کی کتاب ہدایہ شریف بھی آئی اور طلبہ کافی ذی استعداد تھے اور جب اس استاد نے تین چار دن سبق پڑھایا تو طلبہ مطمئن نہ ہو سکے اور وہ استاد حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو

گئے اور کہا کہ ہدایہ مجھ سے اچھی طرح پڑھایا نہیں جا سکتا ہے۔ یہ کسی اور استاد کو دیا جائے تو صاحبزادہ صاحب نے ہدایہ کی تدریس مجھ فقیر کے ذمہ کر دی اور پھر وہی ذی استعداد طلبہ سارا سال بڑے اطمینان کے ساتھ پڑھتے رہے۔ والحمد للہ رب العالمین

واقعہ ۴

ایک طالب علم جو کہ مجھ سے پڑھتا رہا اور پھر پڑھ پڑھا کر منڈی وار برٹن میں خطیب مقرر رہا۔ اس کے تاثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

تاثرات مولانا فیض الحسن صاحب
خطیب سفینہ مسجد وار برٹن شیخوپورہ

مولانا محمد فیض الحسن صاحب قادری خطیب جامع مسجد سفینہ وار برٹن کا تحریری بیان

میرے جلیل القدر استاد

۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۵۹ء کو بندہ مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ

میں حصول تعلیم کے سلسلے میں داخل ہوا۔ حضور قبلہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری باطنی سرپرستی تھی۔ ماحول ماشاء اللہ نہایت ہی پاکیزہ تھا۔ خصوصا تدریسی نظام تو ماشاء اللہ نہایت بہترین تھا۔ تمام اساتذہ کرام نہایت قابل، علم وفضل والے تھے۔ جن میں سے مقصود ذکر قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ پہلے سال میرا ایک سبق نور الانوار کا ساتھیوں سمیت آپ کے پاس تھا۔ ابتداء سے آخر تک کتاب پڑھی ۔ انداز تدریس ایسا پیارا تھا کہ خود بخود سبق ذہن نشین ہوتا جاتا اشکال کی صورت میں سوالوں کا احسن طریق سے جواب مرحمت فرماتے اکثر و بیشتر تو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی دوسرے سال جبکہ حضور قبلہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ علاج کے سلسلے میں کراچی تشریف لے گئے تو کتب دورہ حدیث شریف اساتذہ کرام میں پڑھانے کے سلسلے میں تقسیم ہوئیں۔ جن میں سے نسائی شریف جناب قبلہ مفتی صاحب کے حصہ میں آئی۔ دیگر فنون کے علاوہ درس حدیث میں بھی آپ ماشاء اللہ احسن طریق سے سبق پڑھاتے۔ صحاح ستہ

شریف کی کسی کتاب کے بارے میں کسی عبارت یا کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو خوش اسلوبی سے تشنگان علم حدیث کی بھی پیاس بجھاتے تدریس کے ساتھ ساتھ فتاویٰ نویسی بھی آپ کا حصہ ٹھہری۔ اکثر بیشتر آپ نے یہ خدمت سرانجام دی۔ لیکن یہ آپ کی کمال عقیدت تھی کہ سوال کا جواب لکھ کر حضور قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمۃ کو ضرور دکھاتے اور تائید حاصل کرتے۔ اکناف عالم میں آپ کے فتاویٰ پہنچتے تھے۔ فتاویٰ نویسی میں نہ لچک اور نہ ہی کسی قسم کی رعایت فرماتے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلک اہلسنت و جماعت کی خوب اشاعت فرماتے۔

موجودہ پرفتن دور میں آپ علم وعمل کی مثال ہیں۔ فرائض تو فرائض سنن، مستحبات کی پابندی آپ کی حیات طیبہ کا بڑا حصہ ہے۔ شیریں گفتار، شرم وحیا کے پیکر، نہایت ہی متقی پرہیزگار ہونا یہ آپ کے خصائص میں شامل ہے۔

ایک مرتبہ ڈسکہ سے حضرت علامہ الحاج مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے سلسلے میں بندہ

وہاں حاضر تھا کہ استاذی المکرّم بھی وہاں تشریف فرما ہوئے۔ ماحضر کھانے پینے سے فراغت کے بعد سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات چل نکلی۔ وہاں پر آپ نے سنت کی اہمیت کے بارے میں صوفیاء کے واقعات سنائے واپسی پر جب بس میں سوار ہوئے تو بندہ بھی چونکہ ہمراہ تھا بس والوں نے اونچی آواز میں ٹیپ لگا رکھی تھی۔ مجھے فرمانے لگے مولانا ان ڈرائیور وغیرہ سے کہو کہ یہ گانا بجانا بند کر دیں۔ الحمدللہ بندہ حکم کی تعمیل کے لئے اُٹھا متعلقہ بس والوں کو کہا انہوں نے فوراً ٹیپ بند کر دی۔ یہ آپ کے فرمان کی برکت تھی۔ باقی سواریوں نے چلانے کا اصرار کیا۔ تو ڈرائیور خود جواب دیتا کہ بھائی میں تو اب نہیں چلاؤں گا وہ دیکھو بزرگ تشریف فرما ہیں۔ (یہ اشارہ صرف قبلہ استاد محترم قبلہ مفتی صاحب کی طرف تھا) ان بزرگوں کی دل آزاری ہوگی۔ آپ اکثر باوضو کرواذ کار میں مصروف، سفر کا وقت گزارتے۔ علماء کرام کی قدر فرماتے۔ طلباء کرام سے نہایت شفقت اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ یہ عظمتیں برکتیں دن بدن تیزی

سے بڑھتی گئیں اور بڑھتی جارہی ہیں۔سلسلہ نقشبندیہ میں آپ کو کوٹلی شریف آزاد کشمیر سے خلافت حاصل ہے۔بفضلہٖ تعالیٰ سلسلہ بیعت دن بدن تیزی سے وسیع ہوتا جارہا ہے۔مرید ہونے والوں سے اکثر آپ فرماتے تھے مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں نہ کسی کو مجبور کرتا ہوں مرید کم ہوں تو بوجھ بھی کم ہوگا اور فرماتے کہ بھائی آپ گاہے گاہے محافل میں آتے رہیں اگر دل آمادہ ہو جائے تو بیعت ہوں۔ بیعت ہونے والوں کو شریعت کی پابندی شکل ولباس سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ڈھالنے کی تاکید فرماتے۔پیاری پیاری دعائیں اور مسنون وظائف بتا کر عملی جامہ پہنانے کی سخت تاکید فرماتے۔نمازوں کے ساتھ تھوڑا سا وقت ذکر خفی کی تاکید فرماتے۔میں تو یہی کہوں گا کہ ماشاء اللہ بفضلہٖ تعالیٰ موصوف ہمہ صفت ہیں۔چلتے پھرتے مبلغ ہیں اور یہی ان کا معمول ہے۔ الحمدللہ فقیر پر توان گنت ان کی نوازشات بندہ پروریاں تھیں اور اب بھی ہیں۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو آپ کی نسبت روحانی

نصیب ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کا صدقہ آپ کے ہر اسلامی ،مذہبی اصلاحی اور تبلیغی مشن میں برکتیں فرمائے۔آمین

اور آپ کی اولاد صاحبزادگان جو ما شاء اللہ عالم، فاضل ،مناظر، مدرس اور قاری ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں مزید برکت عطا فرمائے تا کہ مجھ جیسے کم علم آپ کے دردولت پر علم وفضل سے مالا مال ہوتے رہیں۔آمین ثم آمین (فیض الحسن منڈی وابرٹن شیخوپورہ)

واقعہ ۵

اززبان مبارک مناظر اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد سلمہٗ ربہ الصمد

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر نے متعدد علماء کرام کی موجودگی میں برمنگھم انگلینڈ میں واقع اپنے دفتر میں میرے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

فرمایا کہ میں جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائلپور (فیصل آباد) میں زیر تعلیم تھا۔ اصول فقہ کی مشہور کتاب حسامی کا ایک سبق کافی مشکل محسوس ہورہا تھا۔ میں کتاب اُٹھا کر آپ کے ابا جان حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا کہ کتاب حسامی کا یہ مقام مجھے سمجھا دیں تو حضرت صاحب قبلہ نے چند الفاظ سے کچھ اس طرح مذکور مقام کی تشریح فرمائی کہ اب سبق بالکل آسان لگنے لگا۔ بس اس دن کے بعد سے مفتی صاحب قبلہ میرے محبوب ترین استاد بن گئے۔

راقم **محمد سعید احمد اسعد** غفرلہٗ الاحد

شیخ کالونی جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

درود شریف کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک دن سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نماز عشاء کے بعد جامعہ رضویہ کے دفتر کے سامنے لکڑی کے تخت پر تشریف فرما تھے اور کچھ طلبہ اور فقیر بھی ارد گرد

بیٹھے ہوئے تھے۔اور سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے ایک مسئلہ دریافت فرمایا اور میرے جواب کو سن کر دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر مار کر فرمایا ''اہل الجنۃ سید ھے سادھے اہل الجنۃ سید ھے سادھے'' دو مرتبہ فرمایا الحمد للہ رب العالمین فقیر کے لئے یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ ایک اللہ تعالٰی کے ولی کی زبان پاک سے مجھے جنتی ہونے کا اعزاز عطا ہوا۔

والحمد لله رب العالمين

واقعہ ٦

فقیر نے سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر سلسلہ قادریہ میں بیعت بھی کی اور پھر جب ۱۹۵۵ء میں فقیر والدین کریمین رحمۃ اللہ علیہما کی معیت میں حج کے لئے روانہ ہونے والا تھا تو سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے میری دلائل الخیرات شریف پر اجازت نامہ بھی اپنے دست مبارک سے لکھ دیا۔ لیکن افسوس کی دوسرے یا تیسرے سال بڑے بھائی ڈاکٹر محمد

شریف صاحب حج پر جانے لگے تو وہ میرے والی دلائل الخیرات شریف ساتھ لے گئے اور جب واپس آئے تو بتایا کہ وہ مجھ سے راستہ میں گم ہوگئی ہے۔ جس کا مجھے بہت ہی افسوس ہوا۔ لیکن صبر وشکر کے سوا چارہ نہیں ہے

﴿ درود پاک کی برکت ۷ ﴾

۱۹۵۱ء میں قطب زماں سرکار کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی۔ پھر ایک وقت فقیر نے آب کوثر کا کچھ حصہ بطور مسودہ لکھا اور کوٹلی شریف حاضری کے وقت ساتھ لے گیا اور جب وہ مسودہ حاضر کیا تو سرکار بڑے خوش ہوئے قلم ہاتھ میں لے کر اول تا آخر سارا مسودہ پڑھا کہیں کہیں اصلاح بھی فرمائی۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد آب کوثر طبع ہو کر منصۂ شہود پر آئی اور ایسی ایسی برکتیں سامنے

﴿نوٹ﴾ میری نظر میں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ قطب ارشاد تھے اور کوٹلی شریف والے خواجہ خواجگان قطب مدار تھے۔

اللھم افض علینا من فیوضاتھما وبرکاتھما

آئیں کہ بیان نہیں ہوسکتیں۔ پڑھ کر دیکھیں کتاب ''تعارف آب کوثر''۔ یا کتاب ''برکات آب کوثر'' کہ آب کوثر کی کیسی مقبولیت ہے بہت سارے لوگوں کے ان ہونے کام اس کتاب کی برکت سے انجام پذیر ہوئے۔

والحمد لله رب العالمين

درود شریف کی برکت ۸

جو کتابیں شائع ہوتیں ان میں سے چند کتابیں پہلے کوٹلی شریف بھیجی جاتیں اور جب کتاب عظمت نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شائع ہوئی اور کوٹلی شریف سرکار کی خدمت میں پہنچی اور میرے آقا پیرومرشد نے پڑھی اور پھر جب یہ عاجز بندہ کوٹلی شریف حاضر ہوا تو سرکار نے اندر بلایا اور چند کلمات کے بعد فرمایا مفتی صاحب آپ کی ساری کتابیں اچھی ہیں لیکن یہ عظمت نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہت اچھی کتاب ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ حالانکہ سرکار کی عادت

مبارکہ یہ تھی کہ نہ کسی کی تعریف نہ ہجو نہ برائی ۔ سبحان اللہ کتنی کرم نوازی ہے۔ اللھم صل وسلم وبارک علے النبی المختار سید الابرار وعلے اله واصحابه اجمعین.

واقعہ

میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ایک عالم دین کا وصال ہوا بعد میں کسی عقیدت مند کو خواب میں ملے تو اس عقیدت مند نے پوچھا مولانا فرمائیں کیا معاملہ پیش آیا ۔تو مولانا صاحب موصوف نے کہا جب میں اللہ تعالٰی کے دربار حاضر ہوا تو اللہ تعالٰی نے فرمایا مولوی تجھ سے ایک ایک بات کا حساب لینا تھا مگر ہوا یوں کہ تو نے ایک محفل منعقد کی اور اس محفل میں ہمارا ایک ولی بھی شامل ہوا جو کہ تیری محفل کو سن کر خوش ہوا تو اس کی وجہ سے ہم بھی خوش ہو گئے ۔ لہٰذا تیرا حساب معاف کر دیا اور تو جنت جا کر آرام کر۔ اور فرمان ذیشان جو ہمیں اللہ تعالٰی کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے انا عندظن عبدی بی . یعنی میرا بندہ میرے متعلق جیسا

گمان رکھے گا میں اسی طرح کروں گا لہذا میں بھی اس عالم دین کی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ میری کتاب عظمت نام مصطفیٰ ﷺ کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا ولی خوش ہوا اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوگا اور امید ہے کہ بغیر حساب ہی جنت بھیج دے گا۔

وھو حسبنا ونعم الوکیل

درود شریف کی برکت ۹

فقیر ۱۹۴۹ء میں دورہ حدیث پاک مکمل کر کے فارغ ہوا تو سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے میری ڈیوٹی پڑھانے پر لگائی اور اس وقت گول باغ کے غربی حصہ میں دو عارضی اور کچے کمرے بنائے گئے تھے۔ جن کی شہتیر اور بالوں کی چھت تھی۔ پھر رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو چونکہ ماہ رمضان میں چھٹیاں ہوتی ہیں۔ ادھر جون جولائی کا مہینہ تھا۔ میں اور طلبہ سحری کے وقت خوب لسی پیتے اور نماز فجر پڑھ کر سو جاتے۔ ایک دن جب باقی طلبہ سو کر اُٹھے ادھر ظہر کا وقت قریب تھا۔ طلبہ تو سارے کمرہ سے نکل گئے اور میں ایک کونہ میں

چارپائی پر سویا ہوا تھا۔ کہ یکدم ساری چھت دھماکے کے ساتھ گر گئی۔ لیکن جتنی جگہ میں میری چارپائی تھی اتنی جگہ پر بالے ایک طرف دیوار کے ساتھ لگے ہوئے اور دوسری طرف فرش کے ساتھ تھے۔ یعنی پورے کمرہ میں اتنی جگہ محفوظ رہی جتنی جگہ میری چارپائی تھی اور اتنی جگہ بالوں کے اوپر سرکیاں لپیٹ کر نیچے رکھ دی گئیں۔

قابل غور بات کہ اگر ساری چھت گر جاتی تو میری تو ہڈی پسلی بھی باقی نہ بچتی۔ والحمد للہ رب العالمین

﴿درود پاک کی برکت ۱۰﴾

فقیر کی پیشانی پر حبیب خدا سید الانبیاء باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے جو کہ بہت سارے احباب نے دیکھا ہے۔ اور یہ نام مبارک اس وقت ظاہر ہوا جبکہ میرے لخت جگر مفکر اسلام محمد کریم سلطانی سلمہ ربہٗ الکریم فارسی کی کتاب گلستان پڑھ رہے تھے۔ طلبہ میں بیٹھے تھے اور اچانک

بول اُٹھے کہ یہ دیکھوابّا جی کی پیشانی پر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک روشن ہے۔ زاں بعد بہت سارے احباب نے یہ نام مبارک دیکھا۔ الحمد للہ رب العالمین

تشکر

اے میرے رحیم وکریم مولیٰ جل جلالک وعم نوالک تیرا ارشاد گرامی ہے جو تیرے حبیب لبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہم تک پہنچا انا عند ظن عبدی بی . یعنی میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان کرے میں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہوں۔ لہٰذا اے ہمارے رحیم وکریم مولیٰ جل جلالک میرا فقیر ابوسعید غفرلہٗ کا تیری رحمت کے متعلق یہ وثوق اور گمان ہے کہ جب تو نے اپنی قدرت کاملہ سے مجھ عاجز ونحیف بندے کی پیشانی پر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اسم گرامی لکھ دیا ہے جو کہ نبی الانبیاء وسید المرسلین ہیں وہ شفیع المذنبین ہیں، وہ رحمۃ للعالمین ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو اب تو مجھ عاجز و مسکین کو دوزخ میں نہیں پھینکے گا بلکہ میرا وثوق ہے کہ میں مرتے ہی جنت میں پہنچ جاؤں گا۔ جیسے کہ تیرے حبیب باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار ﴿ او كماقال صلى الله عليه وسلم. ﴾

والحمد لله رب العالمين والحمد لله رب العالمين والحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارک علے حبيبک الذى بعثته رحمة للعالمين وجعلته شفيعا للمذنبين الخطا ئين الهالكين وعلے اله واصحابه اجمعين.

﴿درود پاک کی برکت ۱۱﴾

فقیر اپنے والدین کے ساتھ ۱۹۵۵ء میں حج کرنے گیا بذریعہ بحری جہاز۔ فقیر کے والدین بوڑھے تھے۔ والد ماجد رحمۃ اللہ

علیہ باوجود بڑھاپے کے اپنا آپ سنبھال سکتے تھے لیکن والدہ ماجدہ مرحومہ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے نڈھال تھیں۔

اس بحری جہاز کی تین منزلیں تھیں اور ہمیں سب سے نیچے والی منزل میں جگہ ملی اور پانی نیز وضو وغیرہ کا انتظام سب سے اوپر والی منزل پر تھا۔ اور جب وضو کے لئے اوپر جانا ہوتا تو میں والدہ ماجدہ مرحومہ کی انگلی پکڑ کر اوپر لے جاتا اور وضو کراتا۔ وہاں اوپر کی منزل میں کچھ لاہور کے حاجی مقیم تھے۔ ایک دن ان میں سے ایک بولا۔ دیکھو بھئی اگر حج ہے تو اس نوجوان کا ہے جب دیکھو اپنی والدہ ماجدہ کو پکڑ کر لاتا ہے اور وضو کراتا ہے۔ پھر جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے اور کچھ دنوں کے بعد ایام حج آئے تو ہم منیٰ کو روانہ ہوئے۔ ہمارا معلم جو کہ ایک نجدی تھا۔ اس کے پاس سواریاں لانے لے جانے کا خاص انتظام نہیں تھا اور جب ہم عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہونے لگے تو معلم کے پاس غالبًا ایک ہی بس تھی۔ وہ ایک بار حاجیوں کو لے کر مزدلفہ چھوڑ کر آئی۔ دوسری بار جب جانے لگی تو حاجی لوگ فوراً بس کے

دروازوں کے ساتھ وابستہ ہو گئے ہمیں قریب آنے ہی نہ دیتے میں نے ہمت کی اور والد صاحب کو بس کے پیچھے سے باری میں سے اندر بٹھا دیا پھر والدہ ماجدہ کو اٹھایا اور باری میں سے اندر بٹھا دیا۔ پھر میں خود باری میں سے چڑھ کر اندر بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ورنہ ہم محروم ہی رہ جاتے۔ جب بس روانہ ہونے لگی تو معلم نے ڈرائیور سے کہا ان حاجیوں کو مزدلفہ میں نماز عشاء پڑھا کر ابھی منیٰ چھوڑ آؤ۔

اور جب ہم مزدلفہ پہنچے تو ڈرائیور نے کہا نماز پڑھو اور ابھی منیٰ جانا ہے میں نے کہا یہ غلط طریقہ ہے بلکہ نماز فجر پڑھ کر روانہ ہونا ہے۔ اور وہ ڈرائیور ہمیں وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ پھر جب ہم نماز فجر کے بعد مزدلفہ سے پیدل روانہ ہوئے تو چونکہ پہلی باری تھی ہم راستہ سے واقف نہیں تھے۔ اور دیکھا کہ کچھ سوڈانی لوگ جا رہے ہیں ہم بھی ان کے پیچھے ہو لئے۔ ان سوڈانیوں کا نظریہ یہ تھا کہ پہاڑ کے اوپر سے گزر کر کنکریاں ماریں گے۔ لیکن وہ راستہ تھا بہت دور۔ اور جب ہم پہاڑ کے اوپر پہنچے تو دوپہر ہو گئی۔ والدین چلنے سے نڈھال

ہو گئے نیز ہمارے پاس راشن وغیرہ سامان بھی تھا۔ تو میں نے ہمت کی پہلے سامان کو کافی دور چھوڑ آتا پھر والد صاحب کو پھر والدہ ماجدہ کو کندھوں پر اٹھا کر لے جاتا۔ یوں کرتے کرتے ظہر کا وقت ہو گیا نیز والد صاحب مرحوم کی ناک سے پانی بہنا شروع ہو گیا خطرناک حالت ہو گئی اور جب پہاڑ سے نیچے اترے تو کوئی سایہ نہیں تھا میں نے ایک ٹرک کھڑا دیکھا جلدی سے والدین کریمین کو اس ٹرک کے نیچے بٹھا کر پانی تلاش کیا۔ کہیں ایک شربت بیچنے والا دیکھا تو جلدی سے شربت خرید کر والدین کریمین کو پلایا۔ زاں بعد دیکھا تو ہمیں اپنا خیمہ نظر نہ آیا جس کی وجہ سے میں بہت رویا اور حدیث پاک یاد آئی۔

کہ جو راستہ بھول جائے وہ اللہ کے بندوں کو یاد کرے اور کہے اعینونی یا عباداللہ . میں نے یہ کلمہ تین بار پڑھا تو مجھے کچھ خیمہ کے آثار نظر آئے اور والدین مرحومین کو لے کر خیمہ میں پہنچ گئے الحاصل اس سفر میں ہمیں بہت زیادہ پریشانی دیکھنا پڑی۔

پھر جب حج سے فارغ ہوئے اور مکہ مکرمہ میں قیام رہا تو

راشن کافی خرچ ہوگیا۔تھوڑا سا راشن بچا جو کہ میرے گمان میں دو تین دن میں ختم ہو جائے لیکن میں نے یہ بات والدین کریمین کو نہ بتائی۔پھر مدینہ منورہ حاضری نصیب ہوئی اور وہاں 18 دن حاضری رہی اور الحمدللہ کہ وہی راشن اٹھارہ دن کے لئے کافی ہوگیا۔

پھر جب بذریعہ بحری جہاز کراچی پہنچے اور حاجی کیمپ میں سے سامان اتارا تو والدہ ماجدہ مرحومہ نے مجھ بے بضاعت کو دعا دی۔ بیٹا اللہ تعالیٰ تجھے ولیوں،غوثوں،قطبوں کا درجہ دے۔

یہ دعا دو یا تین بار دُہرائی والحمدللہ رب العالمین

اللھم صل وسلم وبارک علےٰ حبیبک المصطفےٰ ونبیک المجتبیٰ ورسولک المرتضی وعلےٰ اله واصحابه اجمعین .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد! مؤرخہ ۷۔ جون ۲۰۱۰ء کوعزیزم الحاج میاں محمد خالد صاحب زید شرفہ کو بھابڑہ ضلع گجرات سے فون آیا کہ یہاں کسی کو سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فیصل آباد میں مفتی محمد امین ہے اس نے میری شان میں اور صحابہ کی شان میں کتابیں لکھی ہیں وہ اچھی کتابیں ہیں منگواؤ اور پڑھو۔ اور پھر الحاج میاں صاحب نے فون والی بات مجھے بتائی تو میرا دل باغ باغ ہو گیا اور جسم پھول کی طرح کھل گیا۔ میرے نزدیک ساری دنیا سونے کی بنا کر ایک پلڑے میں رکھیں اور یہ نعمت دوسرے پلڑے میں۔ تو یہ نعمت ہزار گنا بھاری ہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔ پھر خیال آیا کہ تحقیق کر لینی چاہیے کہیں یہ مبالغہ آرائی تو نہیں۔ اس کے پیش نظر میں نے اپنے لخت جگر قاری محمد مسعود احمد حسان اور الحاج بدر منیر صاحب سابق ڈائریکٹر

الیف،ڈی،اے کوبھیجا کہ بھا بڑا جا کر تحقیق کر کے آ ؤ وہ دونوں گئے اور زیر نظر بیان محترم جناب الحاج بدر منیر صاحب نے لکھ کر دیا ہے۔ والحمدللہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں بحکم حضور قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ مورخہ 12 جون 2008ء کو بعد از نماز فجر جناب قاری محمد مسعود حسان صاحب کے ہمراہ بھا بھڑا گئے تھے وہاں جا کر جناب قاری صاحب نے ایک طالب علم کے بارے پوچھا جس کا نام غلام مرتضیٰ ہے اس کو بلوایا اور پھر اس سے خواب کے بارے پوچھا غلام مرتضیٰ نے بتایا کہ یہ خواب اس کی خالہ کی بیٹی کو آیا ہے خواب میں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ فیصل آباد سے مفتی محمد امین کی کتابیں منگوا کر پڑھو مفتی محمد امین صاحب نے میرے بارے ﴿یعنی سرکار دو عالم ﷺ﴾ کے بارے بہت اچھی کتابیں لکھیں ہیں۔ جو میں نے سنا درج کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) بدر منیر سابق ڈائریکٹر ایف،ڈی،اے

میں جامعہ رضویہ کو چھوڑ کر دار العلوم امینیہ رضویہ میں آ گیا اور کتابوں کی تصنیف شروع ہوگئی تو الحمد للہ آج تک ایک سو اٹھتیس (۱۳۸) کتابیں طبع ہوکر شائع ہورہی ہے۔

نیز فقیر کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں جن کی تعداد ایک سو اٹھتیس (۱۳۸) ہے۔

تصانیف فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

نمبر شمار و نام کتاب	صفحات	عنوان
۱۔سعی السعید	۴۴	کردار یزید
۲۔ہنگامی حالات	چارٹ	پریشانیاں اور درود شریف
۳۔رد الشمس البازغہ	۶۰	معجزہ سورج کے واپس آنے کا
۴۔بائیکاٹ کی شرعی حیثیت	۴۴	بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ میل جول
۵۔داڑھی کی اہمیت	۲۶	نام سے ظاہر ہے
۶۔انتباہ دعوت غور وفکر	۷۰	نصیحتیں
۷۔حاضر وناظر رسول ﷺ	۲۱۲	نام ہی عنوان ہے
۸۔دینی مدارس اور ہم	۴۲	علم دین کی اہمیت

نمبر شمار و نام کتاب	صفحات	عنوان
۹۔سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ	۱۲۸	فضائل امام اعظم
۱۰۔الیواقیت والجواہر		حاضر وناظر کی اہمیت
۱۱۔جنتی گروہ اردو	۴۳	عقیدہ کی اہمیت
۱۲۔جنتی گروہ فارسی	۴۳	عقیدہ کی اہمیت
۱۳۔آب کوثر اردو	۲۸۸	فضائل درود شریف
۱۴۔آب کوثر فارسی	۲۲۰	فضائل درود شریف
۱۵۔تعارف تقویۃ الایمان اردو	۱۰۲	تقویۃ الایمان کے اثرات
۱۶۔تعارف تقویۃ الایمان فارسی	۱۰۲	تقویۃ الایمان کے اثرات
۱۷۔سیدنا امام اعظم قدس سرہٗ فارسی	۶۴	فضائل امام اعظم
۱۸۔نماز کی اہمیت	۳۲	نماز کی تاکید
۱۹۔توحید اور فرقہ بندی	۴۶	فرقہ بندی کی وجوہات
۲۰۔مبشرات وتاثرات	۲۰۲	آب کوثر کی اہمیت
۲۱۔یزید کون تھا	۳۳	یزید کا کردار
۲۲۔فتویٰ یارسول اللہ ﷺ	۱۸	یارسول اللہ کہنا باعث برکت
۲۳۔راہ نجات	۷۷	عقائد کی اہمیت

نمبر شمار و نام کتاب	صفحات	عنوان
۳۸۔ادب کی اہمیت	۷۰	نام سے ہی ظاہر ہے
۳۹۔خلیفۃ اللہ	۴۴۰	شان ولایت
۴۰۔عاشق درود پاک	۲۰	حاجی عبدالغنی اور درود شریف
۴۱۔مقالات امینیہ اول	۵۵۱	چند کتابوں کا مجموعہ
۴۲۔عقیدہ کی اہمیت	۷۶	نام ہی عنوان ہے
۴۳۔فضائل سیدہ آمنہ طاہرہ	۶۱	سیدالعالمین ﷺ کے والدین جنتی ہیں
۴۴۔نسبت	۵۷	کسی اللہ والے کے ساتھ وابستہ ہونا
۴۵۔حمایت رسول ﷺ	۷۸	حمایت حاصل کرنے کے فوائد
۴۶۔سود خور کا انجام	۳۱	نام ہی عنوان ہے
۴۷۔عربی مفردات		الفاظ عربی کے معانی
۴۸۔دعاء بعد از نماز جنازہ	۱۶	جنازہ کے بعد دعاء کا حکم
۴۹۔کھلا خط (احباب کے نام)	۴۸	احباب کے لئے نصیحت
۵۰۔خاتم النبیین	۱۵	آخری نبی ﷺ
۵۱۔نظر بد	۳۲	عورتوں کو بری نظر سے دیکھنا
۵۲۔مقالات امینیہ دوم	۵۰۰	چند کتب

نمبر شمار و نام کتاب	صفحات	عنوان
۵۳۔مقالات امینیہ سوم	۲۱۸	چند کتب
۵۴۔ناصحانہ اپیل (۱)	۲۴	اصلاح عقائد
۵۵۔عطائے حق	۵۷	عقیدہ کی درستگی
۵۶۔سنت مصطفی ﷺ	۳۱	سنت پر عمل کرنے کی اہمیت
۵۷۔تاثرات البرہان	۱۲۸	البرہان کتاب کی اہمیت
۵۸۔حکم الضعاف	۲۴	ضعیف روایت کا حکم
۵۹۔مقام مصطفی ﷺ	۴۰	اللہ تعالیٰ کے دربار سرکار کا مرتبہ
۶۰۔فتویٰ متعلق زکوٰۃ	۲۱	زکاۃ کا حکم
۶۱۔دیوبندی سنی فرق		نام سے ہی ظاہر ہے
۶۲۔نصیحت (۱)	۳۰	اولاد و احباب کو نصیحت
۶۳۔ایمان افروز کتابیں	۴۲۶	چند کتابوں کا مجموعہ
۶۴۔برزخی زندگی	۳۹	اولیاء کرام زندہ ہیں
۶۵۔توکل علی اللہ تعالیٰ	۳۴	توکل کی بہاریں
۶۶۔میلاد مصطفی ﷺ	۸۷	میلاد شریف منانا کیسا ہے
۶۷۔شکر کے فضائل	۴۸	نام سے ظاہر ہے

نمبر شمار و نام کتاب	صفحات	عنوان
۹۸۔خطاب شب قدر		نام ہی عنوان ہے
۹۹۔مقالات چہارم	۵۸۰	مجموعہ کتب
۱۰۰۔مقالات پنجم	۵۵۸	مجموعہ کتب
۱۰۱۔مقالات ششم	۵۲۶	مجموعہ کتب
۱۰۲۔شراب کی حیثیت	۳۱	نام ہی عنوان ہے
۱۰۳۔دنیا	۴۵	دنیا کی حقیقت
۱۰۴۔ قصر جنت	۳۲	جنت کیسی ہے
۱۰۵۔آب کوثر کی کہانی	۲۶	نام ہی عنوان ہے
۱۰۶۔سفر آخرت	۳۵	درود شریف کے فضائل
۱۰۷۔دکھوں اور پریشانیوں کا علاج	پمفلٹ	نام ہی عنوان ہے
۱۰۸۔اہل اقتدار کے نام کھلا خط	۱۹	اہل اقتدار کو نصیحت
۱۰۹۔محدث اعظم پر الزام و جواب	۵۰	نہایت مفید کتاب ہے
۱۱۰۔حی علی الصلاۃ	۱۵	نماز کی اہمیت
۱۱۱۔خیر خواہی ہینڈ بل		نماز کی اہمیت
۱۱۲۔خیر خواہی کتابچہ	۲۰	نماز کی اہمیت

نمبر شمار و نام کتاب	صفحات	عنوان
۱۱۳۔سفرآخرت اور قصر جنت	۱۱۰	درود شریف کی اہمیت
۱۱۴۔مستقبل	۳۵	دنیا اور آخرت
۱۱۵۔قوم کے نام کھلا خط		عذاب سے بچنا
۱۱۶۔مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹	شاہ کونین کے اختیارات
۱۱۷۔بیدار کن نصیحت	۲۳	نماز کی اہمیت
۱۱۸۔جنت جانے کا آسان طریقہ	۸	نماز کی اہمیت
۱۱۹۔ہیرے اور جواہرات	۱۵	نماز کی اہمیت
۱۲۰۔عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۴	نام ہی عنوان ہے
۱۲۱۔شان محبوبی	۶۳	نام ہی عنوان ہے
۱۲۲۔نصیحت برائے اولا دو احباب	۱۵	ناصحانہ باتیں
۱۲۳۔مکالمہ	۳۱	عقیدہ کی وضاحت
۱۲۴۔شیطان کے ہتھکنڈے	۲۸	ہر نیکی میں شیطانی رکاوٹ
۱۲۵۔شرک اور توحید	۲۷	نام ہی عنوان ہے
۱۲۶۔دوجہاں کی نعمتیں	۳۹	ایمان افروز کتاب
۱۲۷۔تنقیدی نظر	۳۶	تنقیدی نظر کا انجام

نمبر شمار ونام کتاب	صفحات	عنوان
۱۲۸۔ بے ادبی کا وبال	۳۲	نام ہی عنوان ہے
۱۲۹۔ امت کی خیر خواہی	۲۴	نماز کی اہمیت
۱۳۰۔ جنت کی راہداری	۱۶	نماز کی اہمیت
۱۳۱۔ مقالات ہفتم	۵۴۳	مجموعہ کتب
۱۳۲۔ فیضان نظر	۳۲	اولیاء کا فیضان
۱۳۳۔ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۶	نام ہی عنوان ہے
۱۳۴۔ اہم فتویٰ	۳۲	اختیارات مصطفیٰ ﷺ
۱۳۵۔ صراط مستقیم	۴۸	تفضیل شیخین کریمین
۱۳۶۔ برکات درود شریف مع نصیحت نامہ	۶۴	نام ہی عنوان ہے
۱۳۷۔ بر الوالدین	۱۶	والدین سے سلوک
۱۳۸۔ ٹی بی اور ٹی وی	۱۶	ٹی وی کے نقصانات

بعض احباب نے فقیر کے متعلق کچھ خواب دیکھے ہیں وہ علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہو رہی ہے۔ دعاؤں کا طالب

ابوسعید محمد امین غفرلہ